مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَةُ مِن بِحَارِ مَناقِبِ النَّبِیِ وَالْعِترَةِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجتہ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

تیسرا حصّہ

منبع وحی وتنزیل سے سیراب شدہ سیدہ النساء العالمین
اور پاک ومطہر پیشواؤں کی والدہ ماجدہ

حضرت فاطمہ زہراء

علیہا السلام کے مناقب وفضائل میں سے ایک

قطرہ

میں نے حیرانگی سے عرض کیا: یہ بہت زیادہ علم ہے۔

آپ نے فرمایا: یا ابا محمد ! ان محذا الّذی وصفته لک لفی ورقتین من اوّله وماوصفت لک بعد مافی الورقة الثالثة وتکلمت بحرف منه.

"اے ابا محمد! جو کچھ میں نے بتایا ہے یہ ان دو ورقوں کے آغاز میں تھا۔ میں نے تیسرے اور اس کے بعد والے اوراق کے مطالب ابھی بیان نہیں کیے ہیں حتی کہ ان میں سے ایک حرف بھی بیان نہیں کیا ہے" (دلائل الامامہ صفحہ ۱۰۴ جلد ۴۳)

فاطمہؑ کی ولادت پر بہشتی عورتوں کا نازل ہونا

(۹۰۲-۱۳) کتاب "الثاقب فی المناقب" میں رقمطراز ہیں کہ ابن عباس کہتے ہیں:

جب سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراء متولد ہوئیں تو ان کے نور سے زمین کی ہر شی بیابان، صحرا، اور پہاڑ سب کے سب روشن ہو گئے، فرشتے زمین پر نازل ہوئے، انہوں نے مشرق سے مغرب تک اپنے پر پھیلا دیئے، ان پر خیمے اور قیمتی پروے لگا دیئے آسمانی سائے بانوں سے ان پر سایہ کر دیا جبکہ اہل مکہ کو ان کے نور نے مدہوش کر دیا۔

اسی دن رسول خداؐ حضرت خدیجہ کے کمرے میں داخل ہوئے اور فرمایا:

یا خدیجه ! لاتحزنی ، ان کان قد هجرك نسوان مكة ولن یدخلن علیك ، فلینزلن عندك الیوم نسوان نسرات بهجات عطرات عنجات نیقدح فی اعلاهنّ نور یستقبل استقبالا ،ویلتهب التهابا وتنفوح منهن رایحةتسر اهل مکه جمیعا فسلمت الجواری فاحسنّ ، وحیین فابلغن۔

"اے خدیجہ! اس بات کا بالکل غم نہ کرو کہ اہل مکہ کی عورتوں نے آپ سے قطع تعلق کیا اور اس مشکل وقت میں آپ کی مدد کے لیے نہیں آئی ہیں، کیونکہ آج ہی خوبصورت بہشتی عورتیں آپ کے پاس آئیں گئیں کہ ان

کے چہرے شاد ہوں گے ، انہوں نے دل نشیں عطر لگایا ہوگا، ان کی آنکھیں بلوری ہوں گی ، ان کے آگے آگے ایسا نور چمکے گا اور ایسی معطر نسیم چلے گی کہ جو تمام اہل مکہ کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی ، پس اس دوران وہ خواتین نازل ہوئیں اور انہوں نے بہترین طریقے سے حضرت خدیجہ پر درود وسلام بھیجا۔

یہاں تک کہ ان میں ہر کسی نے ولادت کے مشکل وقت میں جناب خدیجہ کی مدد کی ، انہوں نے مولود کو اس طشت میں نہلایا جو بہشت سے اپنے ہمراہ لائی تھیں ، بہشتی تولیے سے اسے خشک کیا اور خوشبو سے معطر کیا، اس کے بعد اس رازِ ہستی کو کپڑے میں لپیٹ کر ان کی مہربان ماں کی گود میں دے دیا۔ ایک اور روایت میں مذکور ہے:

وہ خاتون جو حضرت خدیجہ کے پاس تھی ، اس آب کوثر سے مولود کو نہلایا ، پھر سفید کپڑے کے دو ٹکڑے نکالے جو دودھ سے زیادہ سفید اور مشک وعنبر سے معطر تر تھے، ایک کپڑے میں اسے لپیٹا اور دوسرے کا اسکاف باندھا، اس کے بعد اس مولود سے گفتگو کرنے کی خواہش کی ، اس نے اپنے خوبصورت ہونٹوں کو جنبش دی اور کہا:

اشهد ان لا اله الّا الله ، واشهدانّ أبی محمدًا رسول الله،
وانّ بعلی سید الاوصیاء وولدی سارة الاسباط۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میرے پدر بزرگوار محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، میرے شوہر نامدار (علیؑ) اوصیاء کے سردار اور میرے دونوں بیٹے پیغمبر کے نواسے ہیں''

پھر اپنا رخ انور ان خواتین کی طرف کیا، ان پر سلام بھیجا اور تمام کو ان کے نام سے بلایا ،انہوں نے مسکراتے ہوئے چہروں سے اس مولود کی طرف دیکھا، بی بی دو عالم کی ولادت باسعادت کے وقت حور العین نے ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی اور اہل آسمان نے ایک دوسرے

کو مبارک باد دی، آسمان میں ایسا نور چمکا کہ فرشتوں نے آج تک ویسا نور نہ دیکھا تھا، پھر ان بہشتی خواتین نے حضرت زہراؑ کو اٹھایا اور حضرت خدیجہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا:

خذیھا یا خدیجه! طاهرة مطهّرة زکیة میمونة بورك لك فیھا وفی نسلھا۔

''اے خدیجہ اس مولود کو لے لیں کہ یہ پاک و پاکیزہ، صاف ستھرا اور مبارک ہے کہ اس کی نسل آپ کے لیے مبارک اور بابرکت ہے''

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنی دختر نازنین کو بغل میں لیا اور اپنا پستان اس کے منہ میں دیا جس میں بہت زیادہ دودھ آنے لگا۔

اس مولود نے ایک دن میں اتنی رشد کی، جتنی دوسرے بچے ایک ماہ میں کرتے ہیں اور ایک ماہ میں اتنی کی کہ جتنی دوسرے ایک سال میں کرتے ہیں۔ (الثاقب فی المناقب صفحہ ۲۸۶، جلد ۲)

سلمان بی بی دو عالم حضرت زہراءؑ کی خدمت میں

(۹۰۳-۱۴) مذکورہ کتاب میں مرقوم ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں:

میں رسول خداؐ کی رحلت کے بعد ایک دن گھر سے باہر آیا تو راستے میں امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ نے فرمایا:

یا سلمان! جفوتنا بعد وفاة رسول اللّٰہؐ۔

''اے سلمانؓ! رسول خداؐ کی رحلت کے بعد آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے''

میں نے عرض کیا: اے میرے پیارے دوست، اے امیر المومنینؑ آپ جیسوں پر مخفی نہیں ہے (آپ کے ساتھ زیادتی کرنا جائز نہیں ہے) میں رسول خداؐ کی جدائی کے غم سے نڈھال ہو چکا ہوں، بس یہی چیز آپ کی زیارت میں کوتاہی کا باعث بنی ہے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: